60252 ـ بیٹا ہونے کی صورت میں عقیقہ کے احکام

سوال

بیٹا پیدا ہونے کی صورت میں عقیقہ کے احکام کیا ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عقیقہ: بچہ پیدا ہونے کے ساتویں روز جو جانور ذبح کیا جائے اسے عقیقہ کہا جاتا ہے، دور جاہلیت میں عرب کے ہاں یہ معروف چیز تھی.

الماوردی کہتے ہیں:

رہا عقیقہ تو ولادت کے وقت جانور ذبح کرنے کو عقیقہ کہتے ہیں، اور یہ چیز اسلام سے قبل عرب کے ہاں پائی جاتی تھی "

دیکھیں: الحاوی الکبیر (15 / 126).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ صحیح احادیث میں عقیقہ کی مشروعیت ثابت ہے، جن میں سے چند ایک احادیث ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

1 ـ بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" دور جاہلیت میں جب ہمارے ہاں کسی ایک کا بچہ پیدا ہوتا تو وہ ایک بکرا ذبح کر کے اس کا خون بچے کے سر کو ملتا، اور جب اللہ تعالی اسلام لے آیا تو ہم بکرا ذبح کرتے اور بچے کا سر مونڈتے اور بچے کے سر کو زعفران ملتے تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2843) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور زعفران خوشبو کی ایک قسم ہے.

2 ـ سلمان بن عامر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بچہ پيدا ہونے كے ساتھ عقيقہ ہے، تو تم اس كى جانب سے خون بہاؤ اور اس كى گندگى دور كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (5154).

بچہ پيدا ہو تو اس كى جانب سے دو اور بچى كى جانب سے ايك بكرا ذبح كرنا مشروع ہے، جيسا كہ صحيح اور صريح دلائل اس پر دلالت كرتے ہيں، ان دلائل ميں چند ايك يہ ہيں:

2 ـ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں بچے كى جانب سے پورى دو اور بچى كى جانب سے ايك بكرى ذبح كرنے كا حكم ديا "

سنن ترمذى حديث نمبر (1513) ترمذى نے اسے حسن صحيح كہا ہے، سنن ابن ماجہ حديث نمبر (3163) صحيح سنن ترمذى حديث نمبر (1221).

3 ـ ام كرز رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ انہوں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عقيقہ كے متعلق دريافت كيا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بچے كى جانب سے دو بكرياں اور بچى كى جانب سے ايك بكرى ہے، اس ميں كوئى نقصان نہيں كہ وہ بكرا ہو يا بكرى "

سنن ترمذى حديث نمبر (1516) ترمذى نے اسے حسن صحيح قرار ديا ہے، سنن نسائى حديث نمبر (4217) علامہ البانى رحمہ اللہ نے ارواء الغليل (4 / 391) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

يہ احاديث عقيقہ ميں بچہ اور بچى كے درميان فرق ميں تفصيل واضح كرتى ہيں.

علامہ ابن قيم رحمہ اللہ نے بچہ اور بچى كى اس تفصيل كى تعليل بيان كرتے ہوئے كہا ہے:

" اور يہ شرعى قاعدہ ہے كہ: اللہ سبحانہ و تعالى نے بچے اور بچى كے درميان فرق ركھا ہے، اور بچى كو بچے كو وراثت اور ديت اور گواہى اور آزادى اور عقيقہ ميں نصف ركھا ہے، جيسا كہ ترمذى رحمہ اللہ نے امامہ رضى اللہ تعالى عنہا سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو مسلمان شخص بھى كسى مسلمان غلام كو آزاد كريگا تو وہ اس كے ليے آگ سے آزادى كا باعث ہے، اس كا ہر عضو اس كے عضو سے كفائت كريگا، اور جو مسلمان شخص بھى دو غلام مسلمان عورتوں كو آزاد كريگا تو وہ دونوں

اس كے ليے جہنم كى آگ سے آزادى كا باعث ہونگى، ان دونوں كا ہر عضو اس كے عضو سے كفائت كريگا "

سنن ترمذى حديث نمبر (1547) تو اسى طرح يہ فضيلت اور فرق صريح سنت كے مطابق عقيقہ ميں بھى جارى ہے، اور يہ كيوں نہ ہو حالانكہ صحيح سنت سے بچى اور بچے ميں فرق صريح اور واضح موجود ہے " انتہى.

ديكھيں: تحفۃ المودود صفحہ (53 - 54).

اور ايك دوسرى جگہ پر ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے مرد كو عورت پر فضيلت دى ہے جيسا كہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور لڑكا لڑكى جيسا نہيں آل عمران (36).

اس فرق كا تقاضا ہے كہ احكام ميں بھى اس كى توجيہ كى جائے، شريعت مطہرہ نے يہ فرق كرتے ہوئے مرد كو گواہى اور ميراث اور ديت ميں دو عورتوں كے برابر كيا ہے، تو اس احكام ميں عقيقہ كو بھى ملايا جائے جائيگا " انتہى.

ديكھيں: زاد المعاد (2 / 331).

فائدہ:

ابن قيم رحمہ اللہ كے قول كا خلاصہ:

عقيقہ كے فوائد ميں يہ بھى شامل ہے كہ: يہ قربانى ہے جس كے ذريعہ بچہ كى دنيا ميں آمد كے بعد سب سے پہلے اللہ كا قرب حاصل كيا جاتا ہے....

اور اس كے فوائد ميں يہ بھى شامل ہے:

يہ بچے كو گروى اور رہن سے چھٹكارا اور آزادى دلاتا ہے، كيونكہ بچہ عقيقہ كے ساتھ رہن اور گروى ركھا ہوا ہے حتى كہ عقيقہ كر كے اسے آزاد كرايا جائے.

اور اس كے فوائد ميں يہ بھى شامل ہے:

يہ فديہ ہے جو بچے كا فديہ ديا جاتا ہے جس طرح اللہ سبحانہ و تعالى نے اسماعيل عليہ السلام كے فديہ ميں مينڈھا ديا تھا " انتہى.

ديكھيں: تحفۃ المودود صفحہ (69).

عقیقہ کا سب سے بہترین اور افضل وقت ولادت کے ساتویں روز ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی اور رہن رکھا ہوا ہے، اس کی جانب سے ساتویں روز ذبح کیا اور اس مونڈا جائے، اور نام رکھا جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2838) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر ساتویں روز سے تاخیر بھی ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جب بھی مسلمان عقیقہ کرنے کی استطاعت رکھے تو اسے عقیقہ کرنا چاہیے.

واللہ اعلم .